

مولانا نور الحسن راشد کاندھلوی *

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مکتوبات گرامی، ان کے مضامین اور مکتوب الیہ (مختصر تعارف)

قاسم العلوم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعہ کی ذات گرامی سے علم کے جودھارے بلکہ دریا جاری ہوئے ان کی وسعت و ثروت اور ثمرات و منافع کا جائزہ لینا اور اندازہ کرنا کسی ایک آدمی کے بس کی بات نہیں، آج برصغیر بلکہ دنیا کے تمام ملکوں اور براعظموں کا کون سا خطہ ایسا ہے جہاں حضرت مولانا کی ذات عالی سے جاری فیضان کے چشمے نہیں ابل رہے اور خصوصاً برصغیر ہندوستان میں علم نافع یعنی علوم دین و شریعت کی کون سی شاخ اور کون سا چمنستان ایسا ہے جو فیضان قاسمی سے منور اور کسی نہ کسی راستہ اور واسطہ سے علوم قاسمی سے فیضاب و بہرہ ورنہ نہیں ہے؟

مگر یہ بات اہم اور حیرت انگیز ہے کہ حضرت مولانا کا یہ فیضان ”دارالعلوم دیوبند“ کے علاوہ آپ کی صرف چند تصانیف کی برکت اور آپ کے ان علوم کا ایک پرتو ہے، جن کا بہت کم حصہ قلم بند ہوا اور جو قلم بند ہوا اس میں سے خاصا حصہ محفوظ نہیں رہ سکا اور جو محفوظ اور باقی رہا وہ بھی پورا کا پورا نہیں چھپا اور اس کا تقریباً ایک تہائی حصہ یا کچھ کم ابھی تک اشاعت سے محروم ہے، لیکن حضرت کے علوم کا جس قدر بھی سرمایہ محفوظ ہے اس میں حضرت کا اپنا لکھا ہوا بڑا حصہ وہ ہے جو حضرت کے مکتوبات میں محفوظ ہو گیا ہے۔ حضرت کی تصانیف بہت کم ہیں، کیوں کہ حضرت مولانا کی تصنیف کی طرف توجہ کم تھی، لیکن جس قدر بھی ہیں ان میں سے کم ایسی ہیں جو شروع سے آخر تک حضرت نے تحریر فرمائی ہوں، بے شک کچھ تصانیف تو ایسی ضرور ہیں جو حضرت مولانا نے خود لکھی ہیں، مگر حضرت کے نام سے معروف کتابوں میں زیادہ تر وہ ہیں جو حضرت مولانا نے لکھنی شروع کی تھیں مگر ان کو پورا کرنے کا موقع

نہیں ملا۔ مولانا کے کسی شاگرد نے اس کو پورا کیا، یا کوئی تقریر تھی جس کو کسی نے لکھ لیا اور ایسا بھی ہے کہ حضرت کے افادات کو کسی شاگرد نے مرتب کیا اور وہ کتاب حضرت کے نام سے چھپی اور اسی حیثیت سے مشہور ہوئی، لیکن حضرت مولانا کے مکتوبات کا معاملہ اس سے مختلف ہے، حضرت مولانا کے جو مکتوبات چھپے ہوئے ہیں یا معلوم ہیں حضرت مولانا سے ان کی نسبت ہر پہلو سے مستند ہے، خطوط کا بہت بڑا حصہ خود مولانا کے اپنے قلم کا لکھا ہوا ہے اور جو خطوط املاء کرائے ہیں ان کا حرف حرف حضرت مولانا کی زبان سے نکلا ہوا یا مولانا کی ہدایت کے مطابق لکھا ہوا ہے اور ان مکتوبات میں جو کچھ بھی علمی افادات، ذاتی احوال اور دوسری معلومات ہیں اس میں کسی دوسرے کی شرکت کا سوال ہی نہیں۔ اس پہلو سے قطع نظر اگر بحیثیت مجموعی بھی دیکھا جائے تو بھی مکتوبات کا حصہ اپنی معنویت اور علمی افادی پہلو میں اگر تصانیف کے ذخیرہ سے زیادہ نہیں تو کچھ کم بھی نہیں ہے۔

حضرت مولانا کے مکتوبات کی جمع و ترتیب کا کام سب سے پہلے کب شروع ہوا اور کس نے انجام دیا اس کی تحقیق نہیں، مگر جو مجموعہ سب سے پہلے شائع ہوا وہ قاسم العلوم ہے، جس کے جامع، مرتب اور ناشر مطبع مجتہائی کے بانی و مالک منشی ممتاز علی میرٹھی تھے، اس کے بعد اور متعدد حضرات نے مختلف حیثیتوں سے مختلف عنوانات کے تحت اپنی اپنی پسند یا دستیاب مکتوبات کے مطابق علیحدہ علیحدہ مجموعے مرتب کئے۔

پھر ان مجموعوں کی الگ الگ کیفیت ہے، کچھ ان میں سے آج تک شائع نہیں ہوئے، کچھ ایک مرتبہ چھپے ہیں، چند کی بار بار اشاعت ہوئی اور بعض ایسے بھی ہیں کہ جن کا کوئی حصہ چھپا کوئی نہیں چھپا اور کئی مجموعے ایسے ہیں جو ایک مرتبہ چھپ کر گمنا ہو گئے، اسی میں ایک مجموعہ ایسا بھی ہے (فراند قاسمیہ) جو تقریباً بیس سال پہلے بڑی جدوجہد کے بعد پہلی بار چھپا تھا، غالباً اب وہ بھی کم یاب ہے، نیز حضرت کے مکتوبات کے کم از کم تین مجموعے ایسے ہیں جو اب تک نہیں چھپے بلکہ ان کا عموماً علم اور تعارف بھی نہیں اور حضرت کے تقریباً پچیس گرامی نامے ایسے بھی ہیں جو کم از کم ایک مرتبہ چھپے ہیں، لیکن وہ ایسی کتابوں یا مجموعوں میں شامل ہیں کہ ان کتابوں کے نام یا عمومی تعارف سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس میں حضرت مولانا کے گرامی نامے شامل ہوں گے، لہذا یہاں انہیں سب کا تذکرہ بھی کیا جا رہا ہے۔ سب سے پہلے حضرت مولانا کے مکتوبات کے ان مجموعوں کا ذکر آئے گا جو چھپے ہوئے اور

نسبتاً متعارف ہیں، اس کے بعد ان مکتوبات کا جو اور کتابوں اور مجموعوں میں چھپے ہوئے ہیں، آخر میں میں ان گرامی ناموں اور مکتوبات کے مجموعوں کا ذکر ہوگا جن کا صرف ایک ایک نسخہ معلوم ہے اور وہ بھی غیر متعارف ہے۔

حضرت مولانا کا علمی موضوعات پر لکھنے کا بہت کم معمول تھا، خاص طور سے متنازعہ یا اختلافی موضوعات پر لکھنے سے خاص احتیاط کرتے تھے، لیکن اگر حضرت مولانا سے بطور خاص کسی مسئلہ کے متعلق دریافت کیا جاتا تھا، اور حضرت مولانا کے جواب یا تحقیق سے اس الجھن کے دور ہونے یا مسئلہ کی تحقیق پر اطمینان کی امید ہوتی تھی، یا کسی دینی شرعی مسئلہ کی عقلی وجہ معلوم کی جاتی، اس وقت حضرت مولانا کا قلم حرکت میں آ جاتا تھا، ورنہ عموماً حضرت مولانا خاموش رہتے تھے اور اختلافی مباحث و مسائل سے کنارہ کش رہنے کی پوری کوشش فرماتے تھے۔ حضرت مولانا نے اپنے اس مزاج و مذاق اور معمول کا ایک خط میں اس طرح ذکر فرمایا ہے:

”یہاں تک نوبت پہنچی کہ ترجمہ کرنے والے بلکہ ترجمہ پڑھنے والے اپنے فہم کے پیرو ہوئے۔ مولانا صاحب! یہ نوبت پہنچی تو ایسے وقت استثناء اور فتویٰ کس مرض کی دوا ہے، بجز اس کے اختلاف سابق میں ایک اور شاخ نکل آئے۔

اب دہریہ اور جہنیہ جدا جدا ہو گئے، ہر کوئی اپنے وضع کی سنتا ہے، مولویوں کی بات اگر سنتے ہیں تو اس کان سے آئی دوسرے کان سے نکل گئی۔ ایسے وقت میں اس حدیث پر عمل کا وقت ہے:

اذا رأيت هوى متبعاً وشحاً مطاعاً ودنيا مؤثرة وإعجاب كل ذي رأى برأيه فعليك بخاصة نفسك ودع امر العوام، او كما قال.

علاوہ بریں اپنی کم علمی اور بے سروسامانی سے اب تک مسائل ضروریہ مشہورہ میں بھی مجھ کو جواب دینے کا اتفاق نہیں ہوتا، ہاں اتنی بات ہے کہ اگر مسئلہ معلوم ہوتا ہے اور احباب کو اس کی وجہ کی تلاش ہوتی ہے اور مجھ تک مشورہ کی نوبت آتی ہے تو اگر بذریعہ خطوط استفسار کی نوبت آتی ہے تو کبھی کبھی بہت سے تقاضوں کے بعد تحریک کا اتفاق ہو جاتا ہے۔“ (۱)

مگر آخر میں اس سے بھی احتیاط فرمانے لگے تھے، اس کی وجہ بھی حضرت مولانا کے اسی خط

(۱) مکتوب بنام نصر اللہ خاں صاحب۔ فرامد قادی ص: ۹۵-۹۶ (دہلی: ۱۳۰۰ھ)

سے معلوم ہو رہی ہے، تحریر فرماتے ہیں:

”اب اس سے بھی احتراز ہی اولیٰ معلوم ہوتا ہے، ہدایت کی کوئی صورت نہیں۔ البتہ فتنہ

برپا ہو جاتے ہیں، اس لئے مجھ کو ان سوالوں کے جواب میں کچھ عرض معروض کرنا بھی دشوار ہے۔“ (۲)

مگر یہ خطوط بھی جو حضرت مولانا عموماً دوستوں اور علماء کے سخت اصرار پر لکھتے تھے ہمیشہ قلم برداشتہ تحریر فرماتے تھے اور نازک سے نازک موضوع پر طویل سے طویل تحریر یا خط عموماً ایک دو نشستوں میں مکمل فرما لیتے تھے اور جو کچھ تحریر فرماتے وہ خزینۂ دماغ میں محفوظ ہوتا تھا، اس کے لئے کسی کتاب سے رجوع کرنے کی، مطالعہ کی، مراجعت کی یا یادداشت دیکھنے کی کبھی (شاید ایک مرتبہ بھی) ضرورت پیش نہیں آتی۔ جو سینہ میں ہوتا کاغذ کے سفینہ کی نذر کر دیا جاتا تھا، علمی مکتوبات کی تحریر میں یہی طریقہ کار رہا جس کا ذکر حضرت مولانا نے متعدد خطوط میں بار بار کیا ہے۔

ناچیز کو حضرت مولانا کے ایک سو بارہ (۱۱۲) مکتوبات کا علم ہے، یہ گرامی نامے حضرت مولانا کی نو تالیفات و مکتوبات کے مجموعوں اور دیگر اصحاب کی نو کتابوں اور مصنفات، کل اٹھارہ کتابوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔ یہ مکتوبات علمائے ہند میں مقبول تینوں زبانوں اردو، فارسی اور عربی میں ہیں، جس میں سے آدھے چھپن (۵۶) اردو میں، آدھے سے کچھ کم چون (۵۴) فارسی میں اور صرف دو خط عربی میں ہیں، ان تمام مکتوبات کو مجموعی طور پر تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: علمی، ذاتی اور مشترک۔ حضرت مولانا کے علمی بیشتر خطوط کئی سوال کے جواب میں لکھے گئے ہیں۔ مگر ان میں سے اکثر وہ ہیں جو کسی ایک بحث یا موضوع پر مشتمل ہیں اور ان میں سے اپنے مکتوبات الیہ یا طرفین کے متعلقین کے ذاتی احوال کا کچھ ذکر نہیں۔ دوسری قسم ان خطوط کی ہے جو ذاتی نوعیت کے ہیں، ان میں صرف اپنے یا مکتوب الیہ کے حالات اور گھریلو باتوں پر توجہ مرکوز ہے۔ ایک قسم اور بھی ہے، یہ وہ خطوط ہیں کہ جو اگرچہ ذاتی نوعیت کے ہیں، مگر ان میں کوئی بحث یا اختلافی مسئلہ بھی موضوع گفتگو ہے، تینوں قسم کے خطوط کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ مناسب ہے۔

علمی موضوعات پر جو گرامی نامے تحریر فرمائے ہیں ان کے موضوع میں بڑا تنوع اور وسعت

ہے، ان میں اسرار دین و شریعت کی گفتگو ہے، تفسیر و حدیث کے نکات کی گرہ کشائی فرمائی گئی ہے، فقہی مسائل بھی زیر قلم آئے ہیں، تراویح و قرأت ضاد، جمعہ اور اس دور میں موضوع بحث مسائل پر بھی توجہ فرمائی گئی ہے، ہندوستان کی شرعی حیثیت اور اس کے دارالحرب ہونے نہ ہونے اور یہاں عقود فاسدہ پر بھی اظہار خیال فرمایا گیا ہے، شرک و بدعت کے کلیدی مباحث کو بھی واضح کیا گیا ہے، مختلف دینی فرقوں کے نظریات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، امکان نظیر کے واضح دلائل تفصیل سے لکھے ہیں، امتناع نظیر کے ماننے والوں کے دلائل کا علمی تجزیہ فرمایا ہے، رد شیعیت پر بھی خاص توجہ ہے، خلافت و امامت اور باغ فدک وغیرہ کے مشہور اختلافی موضوعات کا علمی عقلی جائزہ لیا گیا ہے، مسلمانوں کے بگاڑ و زوال کے اسباب کا ذکر آیا ہے، اپنوں کی اندرونی کمزوریوں پر بھی کہیں کہیں احتساب کیا ہے، غرض بیسیوں موضوعات و مباحث ہیں جو ان مکتوبات میں زیر قلم آئے ہیں، لیکن ہر ایک میں جامعیت کی فراوانی اور دلائل کی گہرائی و گیرائی کا یہ عالم ہے کہ ہر تحریر منفرد اور ہر بحث حرف آخر معلوم ہوتی ہے۔

ان مکتوبات میں حضرت کا خاص اسلوب بیان ہے جو بڑی حد تک فلسفیانہ ہوتا ہے اور بعض تعبیرات بھی ایسی ہیں جو کہیں اور نظر نہیں آتیں اور بعض جگہ فکری عمیق اور پرواز ایسی بلند ہے کہ اس کا سمجھنا آسان نہیں ہوتا، مجھ بے علم و صلاحیت کا تو ذکر ہی فضول ہے، کئی بڑے بڑے اہل علم بھی اس وسعت پرواز کے سامنے خود کو عاجز و درماندہ پاتے ہیں، حالانکہ ایسے کئی موقعوں پر زبان اردو ہے، مگر مفہوم مشکل سے گرفت میں آتا ہے، ہر لفظ مخزن اسرار ہے اور ہر فقرہ معدن معانی۔

مکتوبات کی دوسری قسم ذاتی خطوط کی ہے، جن میں اپنے ذاتی، گھریلو یا خاندانی معاملات کا ذکر کیا گیا ہے۔ ان خطوط میں بھی ایک قسم ان مکتوبات کی ہے کہ جو اگرچہ ذاتی حیثیت میں لکھے گئے مگر یہ خطوط ملی اجتماعی معاملات کے متعلق ہیں، اس لئے ان کی حیثیت نجی ذاتی خطوط سے کسی قدر مختلف ہے، دینی علمی اختلافی موضوعات پر جو خط لکھے گئے ہیں ان کی الگ الگ نوعیتیں ہیں، ان کا کسی قدر تفصیلی ذکر آ رہا ہے۔ اس سے پہلے ذاتی خطوط کا اجمالی ذکر مناسب ہے۔ ان خطوط میں سب سے اہم وہ مکتوبات ہیں جو حضرت مولانا نے اپنے پیرومرشد حضرت حاجی امداد اللہ تھانوی مہاجر کئی کے نام تحریر کئے ہیں۔ نجی خطوط کی دوسری قسم ان مکتوبات کی ہے جو مولانا نے اپنے قریبی متعلقین یا اہل خانہ کو لکھے تھے اور تیسرے خطوط وہ ہیں جن کو مشترک کہا جاسکتا ہے، یہ خطوط سر سید احمد خاں اور آریہ سماج

کے بانی سوامی دیانند سوسوتی کو لکھے گئے تھے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کے نام جملہ گرامی نامے فارسی میں ہیں، ان میں سے ایک خط بھی اردو میں نہیں ہے۔ یہ خطوط خاصے مفصل ہیں اور ان کے ذریعے سے حضرت مولانا کے ذاتی حالات و معاملات، اعزاء و اقارب اور دوسری بعض ایسی تفصیلات و اطلاعات مل جاتی ہیں جن کا اور ذرائع سے علم نہیں ہوتا۔ پنڈت دیانند سوسوتی کے نام تمام خط اردو میں ہیں اور اس میں دو تین خط بہت مفصل بلکہ ایک رسالہ کے قائم مقام ہیں۔

حضرت حاجی صاحب کے نام خطوط سر اپا بجز واکسار ہیں، ان میں ذاتی احوال، خاندان اور اعزاء کی کیفیات، نانوتہ، رام پور، تھانہ بھون، کاندھلہ کے رہنے والے اور حضرت حاجی صاحب کے اقرباء و متوسلین کا مختصر ذکر ہے۔ کسی کی بیماری کا، کسی کی وفات کا، کسی کی نالائقی کا، کسی کی لیاقت کا۔ نیز ان خطوط میں اپنی ذات کی نفی اور بجز واکسار کا غصہ نمایاں ہے، ان خطوط کی زبان بالکل سادہ ہے، علم کی تراوش، زبان و بیان کا زور، بے تکلفی کا انداز ان میں مفقود ہے، لیکن جو خطوط اپنے خاص دوستوں یا ممتاز شاگردوں کو لکھے ہیں ان کا طرز تحریر مذکورہ خطوط سے بہت مختلف ہے، ان میں قلم کی روانی اور علم کا فیضان جوش پر ہے، کہیں کہیں بے تکلفی کا خاص انداز ہے اور بعض خطوط میں مزاح کی چاشنی بھی ہے اور طنز کی نشتریت بھی۔

تیسری قسم مشترک خطوط کی ہے، ان کو اس پہلو سے مشترک کہا جاسکتا ہے کہ یہ اگرچہ اہم دینی معاملات سے تعلق رکھتے ہیں، مگر ذاتی حیثیت سے لکھے گئے ہیں اور یہ اسلوب تحریر کے لحاظ سے بھی پہلے دونوں قسم کے خطوط سے کسی قدر مختلف ہیں، ان کی زبان اور علمی خطوط کی نسبت سادہ و پر وقار ہے، جس میں نہ حضرت حاجی صاحب کے نام تحریر مکتوبات کی سی تواضع ہے اور نہ دیگر علمی خطوط کا فلسفیانہ انداز اور دقیق فنی و منطقی تعبیرات و اصطلاحات، سرسید احمد کے نام تحریر گرامی نامہ (جو تصفیہ العقائد میں شامل ہے) اور سوامی دیانند سوسوتی سے مباحثہ رڑکی کے موقع پر خط و کتابت اسی اسلوب کی نمائندہ اور یادگار ہے۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس ذخیرہ میں سے متعدد مکتوب یا مکتوبات کے مجموعے حضرت مولانا کی مستقل تصانیف کی حیثیت سے متعارف ہیں، حالاں کہ یہ تصنیف نہیں ہیں بلکہ مکتوبات ہیں۔

حضرت مولانا کی تصانیف میں سے مصابیح الترویج واحد تالیف ہے کہ جو ایک خط تھا اور اس کو خود حضرت مولانا نے تصنیف کی حیثیت سے مرتب کر دیا تھا، حضرت مولانا نے ۱۲۸۸ھ میں مولانا سید احمد حسن امروہوی کے سوال کے جواب میں مفصل خط لکھا تھا پھر اس پر ایک تمہید لکھ کر اور جزوی اضافے فرما کر اس کو مصابیح الترویج کے نام سے موسوم کر دیا تھا، یہ مکتوب یا تالیف اسی نام سے شائع اور متعارف ہے۔

اس کے علاوہ بھی حضرت مولانا کے چند خط (یا کسی ایک موضوع پر لکھے گئے خطوط) ایسے ہیں جو حضرت مولانا کی زندگی میں یا وفات کے بعد مستقل تالیف کی صورت میں شائع کئے گئے اور وہ سب حضرت مولانا کی تالیف میں شمار کئے جاتے ہیں، مگر ان کی موجودہ ترتیب و اشاعت سے مکتوب نگار (حضرت مولانا) کا کچھ تعلق نہیں۔ مولانا کے تلامذہ، مکتوب الیہ، اصحاب یا ناشرین نے ان خطوط کی افادیت کی خاطر ان کو کتابی شکل میں حضرت مولانا کی تالیف کی حیثیت سے شائع کر دیا تھا۔

حضرت مولانا کی ایسی تصانیف جو مکتوبات پر مبنی ہیں مگر حضرت مولانا نے ان کو اس حیثیت سے مرتب نہیں کیا تھا، یہ کل چھ کتابیں ہیں: انتباہ المؤمنین، اجوبہ الرعین، تحذیر الناس، تصفیۃ العقائد، مناظرہ عجیبہ اور اسرار قرآنی، یہ سب دراصل کسی ایک خط پر مشتمل یا متعدد مکتوبات کے مجموعے ہیں، ان کی بھی دو قسمیں ہیں۔ پہلی تینوں کتابیں یا مجموعے حضرت مولانا کی زندگی میں (وفات ۱۲۹۷ھ) مستقل نام سے کتابی صورت میں علیحدہ چھپ گئے تھے اور اسی وقت سے حضرت مولانا کی تالیفات شمار کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کے نام اور کتابی صورت میں اشاعت ناشرین یا مکتوب الیہ اصحاب کی قدر دانی کا ثمرہ ہے۔ حضرت مولانا کو (غالباً) ان تینوں خصوصاً مؤخر الذکر کے چھپنے کا اشاعت کے بعد علم ہوا۔ مذکورہ مؤلفات یا مجموعوں میں ترتیب اور اشاعت کے لحاظ سے انتباہ المؤمنین کو اولیت حاصل ہے۔

الف: انتباہ المؤمنین مولوی الہی بخش کے نام خط ہے، جس میں مناقب شیخین و حضرت علی رضی اللہ عنہم میں ایک حدیث کی وضاحت و شرح کی گئی ہے۔ یہ خط حضرت مولانا نے غالباً میرٹھ کے قیام کے زمانہ میں تحریر فرمایا تھا، یہ مفصل مکتوب جو فارسی میں اٹھارہ صفحات پر مشتمل ہے (حضرت مولانا کے استاد زادے) مولانا حبیب الرحمان (خلف حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری) نے

اپنے مطبع احمدی میرٹھ سے شعبان ۱۲۸۴ھ (۱۸۶۷ء) میں شائع کیا تھا۔

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انتباہ المؤمنین حضرت مولانا کی پہلی مستقل تحریر ہے جو مولانا کے نام سے چھپی ہے، اس سے پہلے حواشی صحیح بخاری میں حضرت مولانا کی شرکت ہوئی تھی، مگر اس پر حضرت مولانا کا نام درج نہیں تھا اور مطبع مجتہائی میرٹھ سے شائع قرآن شریف اور حمائل کی تصحیح فرمائی تھی وہ بھی چھپی تھیں، ان کے صحیح کی حیثیت سے حضرت مولانا کا نام درج ہے، مگر ظاہر ہے کہ تصحیح کی اس خدمت کو تصانیف میں شمار نہیں کیا جاسکتا۔

ب: اجوبہ اربعین کا پہلا حصہ مولانا محمد یعقوب کے نام منفصل خط اور مولانا کی فرمائش کی تعمیل میں شیعوں کے تئیس سوالات کا جواب ہے۔ ان خطوط کو شیعوں کے ان ہی اعتراضات کے حضرت مولانا کے خویش مولانا عبداللہ انصاری انہٹوی (۳) کے لکھے ہوئے جوابات کے ساتھ یک جا مرتب کر کے منشی محمد حیات نے ۱۲۹۱ء میں مطبع ضیائی میرٹھ سے اجوبہ اربعین کے نام سے شائع کر دیا تھا۔ (۴)

ج: تحذیر الناس بھی ایک خط کی کتابی شکل ہے، یہ خط مولانا محمد احسن نانوتوی کے ایک سوال یا مکتوب کے جواب میں لکھا گیا تھا، مولانا احسن نے اس جواب کو حضرت مولانا کی اجازت و اطلاع کے بغیر مطبع صدیقی بریلی سے تحذیر الناس کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا تھا۔ (طبع اول ۱۲۹۱ھ)۔

حضرت مولانا کی تالیفات میں شمار تین اور کتابیں: تصفیۃ العقائد، مناظرہ عجیبہ اور اسرار قرآنی بھی کسی ایک موضوع پر لکھے گئے خطوط (یا خط) ہیں، مگر یہ مذکورہ تینوں تالیفات سے اس وجہ سے مختلف ہیں کہ پہلی تینوں کتابیں حضرت مولانا کی حیات میں مرتب ہو کر شائع ہو گئی تھیں اور مؤخر

(۳) مولانا عبداللہ انصاری خلف مولانا انصاری انہٹوی (وفات ۱۳۴۲ھ) مولانا محمد قاسم نانوتوی کے داماد تھے۔ منفصل تعارف کے لیے ملاحظہ ہو راقم سطور کا مضمون: مشمولہ مجلہ فکر و نظر علی گڑھ کا ناموران علی گڑھ نمبر جلد دوم (۱۹۸۶ء)۔

(۴) اجوبہ اربعین کا دوسرا حصہ بھی شیعوں کے سوالات و نظریات کے جواب اور تردید پر مشتمل حضرت مولانا کی مختلف تحریروں کا مجموعہ ہے، مگر اول تو یہ مجموعہ حضرت مولانا کی وفات کے بعد مرتب اور شائع ہوا ہے جیسا کہ اس کے خاتمۃ الطبع سے ظاہر ہے۔ دوسرے اس میں کچھ اور فروگزاشتیں بھی رہ گئیں تھیں، تین سوالات اور ان کے جوابات اور درمیان سے چار صفحات جو تمام حضرت مولانا محمد قاسم کی تالیفات تھے، ضائع ہو گئے تھے، دوبارہ یہ جوابات حضرت کے شاگرد رشید (شیخ الہند) مولانا محمود حسن سے مکمل کرائے گئے تھے یہ حصہ مطبع ہاشمی میرٹھ سے شائع ہوا تھا۔

لذا کہ حضرت مولانا کی وفات کے بعد مرتب اور شائع ہوئیں۔ تصفیۃ العقائد میں سرسید احمد کے نام خطوط اور وہ تحریریں ہیں جس میں سرسید احمد کے مذہبی خیالات و نظریات پر بحث و گفتگو فرمائی گئی ہے۔ یہ خطوط حضرت مولانا کی کتابوں کے ایک اہم ناشر شی محمد حیات نے مرتب کر کے مطبع ضیائی میرٹھ سے ۱۲۹۸ھ میں شائع کئے تھے۔

مناظرہ عجیبہ: حضرت مولانا نے تحذیر الناس میں خاتمیت زمانی، مکانی کی بحث فرمائی تھی، مولانا عبدالعزیز امر وہی نے اس پر کچھ شبہات کئے اور حضرت مولانا سے ان کا حل چاہا، حضرت مولانا نے مولانا عبدالعزیز کے اعتراضات کے جو جوابات دئے اور طرفین میں اس موضوع پر جو خط و کتابت ہوئی تھی مولانا محمد حسن (خلف مولانا احمد حسن مراد آبادی) نے اس کو مناظرہ عجیبہ کے نام سے مرتب کر دیا تھا، پہلی مرتبہ مطبع گلزار ابراہیم مراد آباد سے شائع ہوا تھا، اس پر سن طباعت درج نہیں، مگر یہ صراحت ہے کہ اس مجموعہ کی ترتیب و اشاعت کی خدمت حضرت مولانا کی وفات کے بعد انجام پائی تھی۔

اسرار قرآنی: قرآن شریف کی آیات و کلمات اور مثنوی مولانا روم وغیرہ کے بعض اشعار کے حل اور تحقیق میں متعدد خطوط کا مجموعہ ہے۔ یہ خطوط مولانا محمد صدیق مراد آبادی، مولانا احمد حسن امر وہی، مرزا عبدالقادر بیگ وغیرہ کے نام ہیں، یہ مجموعہ مولانا مفتی محمد ابراہیم شاہ جہاں پوری نے مرتب کیا تھا، جو پہلی بار ۱۳۰۴ھ میں مراد آباد سے شائع ہوا۔

مکتوبات کے مندرجہ بالا مجموعے وہ ہیں جو حضرت مولانا کی تصانیف کی حیثیت سے شائع ہو چکے ہیں، ان کے علاوہ بھی حضرت مولانا کے مکتوبات کے کم از کم چھ مجموعے اور معلوم ہیں جس میں سب سے پہلا اور اہم ترین مکتوبات کا مجموعہ سلسلہ قاسم العلوم ہے۔

(۱) قاسم العلوم: مطبع مجتہائی میرٹھ دہلی کے مالک منشی ممتاز علی کی یادگار ہے، منشی ممتاز علی حضرت مولانا کے علوم و کمالات کے قدر شناس تھے، منشی جی نے حضرت مولانا کے مکتوبات رسالہ کی صورت میں قسط وار شائع کرنا شروع کئے تھے اور اس کا نام قاسم العلوم رکھا تھا، قاسم العلوم کی پہلی تین قسطیں پندرہ پندرہ دن کے وقفہ سے شائع ہوئیں، (۵) چوتھی اور آخری قسط دو مہینہ کے بعد چھپی، غالباً دقیق علمی مضامین کی

(۵) پہلی قسط پندرہ ربیع الاول ۱۲۹۲ھ کو چھپی، تیسری ۱۵/ ربیع الثانی ۱۲۹۲ھ کو اور چوتھی ۱۵/ جمادی الثانی ۱۲۹۲ھ (۱۹/ جولائی ۱۸۷۵ء) کو طبع ہوئی۔

وجہ سے اس سلسلہ کو زیادہ فروغ نہیں ہوا، اس لئے اس مفید مجلہ کی چار قسطوں پر اشاعت ختم ہو گئی۔

(۲) فیوض قاسمی: یہ مجموعہ مکتوبات حضرت مولانا کے شاگرد اور خادم مولانا عبدالعدل (خلف نشی عنایت علی) پھلتی نے مرتب کیا تھا۔ ۱۳۰۳ھ میں اس کی ترتیب عمل میں آئی تھی، ناشر کی صراحت کے مطابق اس میں چھتیس گرامی نامے شامل ہونے تھے، پہلے حصہ میں اکیس، دوسرے میں پندرہ مگر اس کا پہلا حصہ چھپا ہے، دوسرا حصہ (غالباً) شائع نہیں ہوا، راقم سطور کو دوسرے حصہ کے (قلمی یا مطبوعہ) نسخہ کا سراغ بلکہ کہیں حوالہ بھی نہیں ملا۔

(۳) جمال قاسمی: اس مختصر مجموعے میں حضرت مولانا کے وہ دو خط شامل ہیں جو حضرت مولانا نے اپنے بچپن کے ایک دوست، مولانا جمال الدین قاسمی دہلوی کو ۱۲۹۵ھ میں لکھے تھے، یہ مجموعہ ۱۳۰۹ھ (۱۸۹۱-۹۲ء) میں مرتب ہوا اور اسی وقت مرتب کی تصحیح سے مطبع مجتہائی دہلی سے چھپا۔

(۴) لطائف قاسمی: اس مجموعہ میں حضرت مولانا کے آٹھ مکتوبات شامل ہیں، اس کے مرتب کا نام راقم سطور کو معلوم نہیں۔ یہ مجموعہ بھی ۱۳۰۹ھ (۱۸۹۱-۹۲ء) میں مطبع مجتہائی دہلی سے چھپا۔

(۵) فرائد قاسمی: یہ مجموعہ مولانا کے ایک اور شاگرد مولانا عبدالغنی (پھلاودہ ضلع میرٹھ) نے مرتب کیا، اس میں سولہ گرامی نامے اور چند افادات شامل ہیں، یہ مجموعہ عرصہ دراز تک غیر متعارف اور غیر مطبوعہ رہا، پہلی بار ۱۴۰۰ھ (۱۹۸۰ء) میں مولانا مفتی نسیم احمد فریدی کی توجہ سے دہلی سے چھپا، یہ اصل نسخہ کا عکس ہے۔

(۶) مکتوبات قاسمی: یہ مجموعہ ہنوز غیر مطبوعہ اور غیر متعارف ہے، یہ مجموعہ بھی مولانا عبدالغنی پھلاودی نے مرتب کیا تھا، اس کا واحد معلوم نسخہ جو محرم ۱۳۲۲ھ (۹ اپریل ۱۹۰۴ء) کو مولوی محمد ابراہیم صاحب پھلاودہ کے قلم سے مکمل ہوا ہے، ہمارے ذخیرہ میں ہے۔

حضرت مولانا کے مکتوبات کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جس کا ایک خط بھی مذکورہ بالا مجموعوں میں شامل نہیں، یہ خطوط اکابر سلسلہ دیوبند حضرت حاجی امداد اللہ تھانویؒ، محدث جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا یعقوب نانوتوی کے مکتوبات کے مشترک مجموعوں میں درج ہیں، اس قسم کے بھی متعدد مجموعے ہیں۔

(الف) سب سے بڑا مجموعہ وہ ہے جس میں حضرت حاجی امداد اللہ کے ممتاز خلفاء (حضرت مولانا

محمد قاسم نانوتوی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور مولانا محمد یعقوب نانوتوی کے خطوط حضرت حاجی امداد اللہ کے نام، نیز مولانا خلیل احمد انبھوی (شارح الہودا و درجمہم اللہ تعالیٰ) کے نام حضرت مولانا گنگوہی کے مکتوبات شامل ہیں، اس مجموعے کے جامع کا نام اور سنہ کتابت وغیرہ محقق نہیں، مگر اس نسخہ اور مکتوبات کی اصلیت میں شک نہیں، اس مجموعہ میں حضرت حاجی امداد اللہ کے نام حضرت مولانا کے گیارہ مکتوبات درج ہیں اور یہ تمام خطوط فارسی میں ہیں اور ۹۲-۱۲۹۱ھ (۷۵-۱۸۷۷ء) کے لکھے ہوئے ہیں۔ راقم مطور نے اس مجموعے کا تعارف اور پہلے چار خطوط کا متن سہ ماہی احوال و آثار، کاندھلہ، شوال، ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ (اپریل جون ۱۹۹۵ء) میں اردو ترجمہ کے ساتھ شائع کر دیا تھا، باقی خطوط کے ترجمے اور حواشی کا کام بھی بفضلہ تعالیٰ مکمل ہو گیا ہے، امید ہے کہ یہ مجموعہ جلد ہی شائع ہوگا۔

(ب) ایسا ہی دوسرا مجموعہ مکتوبات قاسمیہ ہے، اس کے نام سے خیال ہوتا ہے کہ اس میں صرف حضرت مولانا محمد قاسم کے مکتوبات ہوں گے، مگر یہ خیال صحیح نہیں، یہ مجموعہ تین بزرگوں حضرت حاجی امداد اللہ، حضرت مولانا گنگوہی اور حضرت مولانا محمد قاسم رحمہم اللہ کے خلیفہ بشیر احمد دیوبندی کے نام سترہ خطوط پر مشتمل ہے، جس میں سے آٹھ گرامی نام سے حضرت مولانا محمد قاسم کے ہیں، اس مجموعہ کو قدیم دارالمؤلفین (۶) دیوبند نے شائع کیا تھا اس پر سن ترتیب و طباعت درج نہیں۔

(ج) مکتوبات اکابر دیوبند: حضرت مولانا عبدالغنی مجددی مہاجر مدنی، حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی اور اکابر علمائے دیوبند کے چوں مکتوبات کا مجموعہ ہے، جس میں مولانا رفیع الدین مہتمم مدرسہ دیوبند اور شیخ ضیاء الحق دیوبند کے نام حضرت مولانا کے گرامی نام سے بھی شامل ہیں۔ یہ مجموعہ دفتری نور الحق دیوبند نے مرتب کیا تھا، مولانا نسیم احمد فریدی نے اس پر مقدمہ لکھا اور یہ مجموعہ ۱۹۸۰ء کے آغاز میں دیوبند سے چھپا تھا۔

یہ ان مکتوبات کا ذکر تھا جو حضرت مولانا کے مکتوبات کے خاص مجموعوں یا مشترک مجموعوں

(۶) قدیم دارالمؤلفین ریاست حیدرآباد (دکن) کے عطیہ سے دارالعلوم دیوبند میں غالباً مولانا حبیب الرحمن (مہتمم دارالعلوم) کی عمرانی میں قائم ہوا تھا، اس ادارہ نے کئی کتابیں شائع کیں، اس کا معیار کتابت و طباعت عموماً نہایت عمدہ اور اعلیٰ ہوتا تھا۔ دیوبند میں دارالمؤلفین کے نام سے ایک تبلیغی اشاعتی ادارہ مولانا وحید اثر ماں کیرانوی نے بھی قائم کیا تھا، حال میں وہی معروف تھا، اس لئے پرانے ادارے کے نام کے ساتھ قدیم کا اضافہ کر دیا ہے۔

میں شامل ہیں، لیکن حضرت مولانا کے ان کے علاوہ بھی مکتوبات مطبوعہ و معلوم ہیں اور ان کی بھی دو قسمیں ہیں: وہ مکتوبات جو مختلف مضامین میں ضمنی یا مستقل چھپے ہیں اور وہ خطوط جو کسی غیر متعلق کتاب میں ضمنی درج ہیں، پہلی قسم کے مکتوبات میں:

(۱) مکتوب جو جنگ بلقان کے وقت خلافت اسلامیہ (ترکی) کی حمایت میں ۱۰ شعبان ۱۲۹۳ھ (۲۰/ اگست ۱۸۷۷ء) کو لکھا تھا، یہ خط جو کسی مجموعہ میں شامل نہیں تقریباً ۱۳۳۹ھ میں حضرت مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا دریافت ہوا تھا۔ اس وقت شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حبیب الرحمن وغیرہ نے تصدیق کی تھی کہ یہ حضرت مولانا کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اسی وقت اس کا عکس اور متن ترجمہ کے ساتھ اور بلا ترجمہ علیحدہ علیحدہ چھپے تھے، اس خط کی نقل جو غالباً کسی مطبوعہ متن سے لی گئی ہے، مولانا محمد ابراہیم پھلاوہ کے قلم سے مکتوبات قاسمی قلمی کے آخر میں شامل ہے۔ (مکتوبہ ۲۶/ ربیع الاخر ۱۳۳۹ھ/ ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

(۲) مکتوب بنام منشی ممتاز علی: یہ خط بھی مکتوبات قاسمی مرتبہ مولانا عبد الغنی پھلاوہ کے آخر میں درج ہے اور بعد میں اضافہ کیا گیا ہے، یہ خط مولانا نسیم احمد فریدی امر و ہوی نے اردو ترجمہ کے ساتھ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ذی الحجہ ۱۳۷۳ھ (اگست ۱۹۵۴ء) میں شائع کرا دیا تھا۔

(۳) مکتوبات بنام مولانا صدیق احمد مراد آبادی (مولانا صدیق احمد حضرت مولانا کے شاگرد تھے) مولانا صدیق کے نام حضرت مولانا کے چند مکتوبات اسرار قرآنی میں شامل ہیں، یہ دو مکتوبات جو مولانا کے ذاتی کاغذات میں محفوظ تھے مولانا نسیم احمد فریدی کے مضمون "مولانا حکیم محمد صدیق قاسمی مراد آبادی اور ان سے متعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر کی اور حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کی نادر تحریرات" میں شامل ہے جو ماہنامہ الفرقان لکھنؤ مارچ ۱۹۷۶ء (ربیع الاول ۱۳۹۶ھ) میں چھپا تھا، حضرت مولانا کے درج بالا مکتوبات کا راقم سطور کو علم ہے، ممکن ہے ان کے علاوہ اور بھی کچھ خطوط کسی مجموعہ مکتوبات میں یا علیحدہ چھپے ہوئے ہوں، مگر راقم سطور کو ان کا علم نہیں۔

دوسری قسم کا اہم ترین ذخیرہ مکتوبات وہ خطوط ہیں جو سوامی دیانند سرتی کے نام سوامی جی کے رٹ کی کے قیام کے وقت لکھے تھے جن میں سوامی جی کو جمع عام میں مناظرہ یا بالمشافہ گفتگو پر آمادہ کرنے کی کوشش کی گئی تھی، مگر طویل خط و کتابت کے باوجود سوامی جی اس پر تیار نہیں ہوئے تھے، یہ

مراسلت جو ۹/ اگست ۱۸۷۸ء (۹/ شعبان ۱۲۹۵ھ) کو شروع ہو کر ۱۸/ اگست ۱۸۷۸ء (۸/ شعبان ۱۲۹۵ھ) کو ختم ہوئی تھی، اس میں حضرت مولانا کے مفصل و مختصر دس خطوط اور سوای دیانند کے جوابات اور طرغین کے اشتہارات و اعلانات شامل ہیں، یہ اہم مراسلت سوای دیانند کی سوانح حیات میں درج ہے مگر حضرت مولانا کے احوال و سوانح پر لکھی گئی کتابوں اور مضامین میں اس کا حوالہ نہیں ملتا۔

یہ حضرت مولانا کے مکتوبات کے قدیم ترین نسخوں اور اشاعتوں اور متعلقہ کتابوں کا مختصر تعارف ہے، جس میں مکتوبات کے اردو ترجموں، شروحات اور ان پر مبنی کتابوں کا ذکر نہیں کیا گیا، مذکورہ تفصیلات ایک مستقل مقالہ کا موضوع ہیں، یہاں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مکتوبات کے مجموعوں اور متعلقہ کتابوں کی

فہرست

(۱)

حضرت مولانا کے مکتوبات اور تالیفات پر مشتمل مکتوبات کے قلمی مجموعے
جو ابھی تک چھپے نہیں

➤ مکتوبات بنام حضرت حاجی امداد اللہ

مرتب	تالیف	کاتب	سنہ کتابت
مولانا عبداللہ گنگویشی وفات ۱۳۳۹ھ و مولانا عاشق الحق میرٹھی	ندارد	نسخہ بہ ظاہر نقل مولانا طرغین	مکتوبہ قبل ۱۳۳۲ھ

➤ مکتوبات قاسمی قلمی

مولانا عبدالغنی پھلاوڑہ	ندارد	بقلم محمد ابراہیم پھلاوڑہ	مکتوبہ ۱۳۳۲ھ
-------------------------	-------	---------------------------	--------------

➤ تنویر النبراس

مولانا عبدالغنی پھلاوڑہ	۱۳۹۱ھ	بقلم محمد ابراہیم پھلاوڑہ	مکتوبہ ۱۳۳۳ھ
-------------------------	-------	---------------------------	--------------

(ب)

حضرت مولانا کی وہ تالیفات یا فہرست تالیفات میں شامل
وہ کتابیں جو مکتوبات پر مشتمل ہیں یا ان میں مکتوب بھی شامل ہیں

❖ انتباه المومنین

مرتب	تالیف	ناشر	سنہ طباعت
مولانا حبیب الرحمن سہارنپوری	۱۲۸۲ھ	مطبع احمدی میرٹھ	۱۲۸۳ھ

❖ مصابیح التراويح

حضرت مصنف	۱۲۸۸ھ	مطبع نیاپانی میرٹھ	۱۲۹۰ھ
-----------	-------	--------------------	-------

❖ اجوبۃ اربعین

فتی محمد حیات میرٹھی	۱۲۹۱ھ	مطبع نیاپانی میرٹھ	۱۲۹۱ھ
----------------------	-------	--------------------	-------

❖ تصفیۃ العقائد

مرتب کی تحقیق نہیں	۱۲۹۸ھ	مطبع نیاپانی ہاشمی میرٹھ	شعبان ۱۲۹۸ھ
--------------------	-------	--------------------------	-------------

❖ اسرار قرآنی

مفتی محمد ابراہیم شاہجہاں پوری	۱۳۰۲ھ	مطبع گلزار احمدی مراد آباد	۲۵/رجب ۱۳۰۲ھ
--------------------------------	-------	----------------------------	--------------

❖ مناظرۃ عجیبہ

مولانا محمد حسن ابن احمد حسن الہ آبادی	ندارد	گلزار ابراہیم مراد آباد	
--	-------	-------------------------	--

❖ الحظ المقسوم من فاسم العلوم

مولانا حکیم رحیم اللہ بجنوری	۱۳۲۰ھ	مطبع مشرق العلوم بجنور	۱۳۲۰ھ شوال
------------------------------	-------	------------------------	------------

(ج)

مکتوبات و افادات کے مجموعے

❖ فاسم العلوم کل چار شمارے (جس میں خطوط و افادات ہیں)

۱۵/ربیع الاول ۱۲۹۲ھ	مطبع مجتہائی دہلی	۱۲۹۲ھ	منشی ممتاز علی میرٹھی دہلوی
۱۵/جمادی الثانی			
۱۲۹۲ھ تک			

➤ فیوض قاسمیہ

۱۳۰۳ھ	مطبع ہاشمی میرٹھ	۱۳۰۳ھ	مولانا عبدالعدل پشلی
-------	------------------	-------	----------------------

➤ جمال قاسمی

۱۳۰۹ھ	مطبع مجتہائی دہلی	۱۳۰۹ھ	مولانا جمال الدین بجنوری دہلوی
-------	-------------------	-------	--------------------------------

➤ لطائف قاسمیہ

۱۳۰۹ھ	مطبع مجتہائی دہلی	۱۳۰۹ھ	معلوم نہیں
-------	-------------------	-------	------------

➤ فرائد قاسمیہ

۱۳۰۰ھ	ادارہ ادبیات دہلی	۱۳۱۳ھ	مولانا عبدالغنی پھلا دوی
-------	-------------------	-------	--------------------------

(د)

مکتوبات کے وہ مجموعے یا وہ کتابیں جن میں حضرت مولانا کے مکتوبات بھی شامل ہیں

➤ مکتوبات قاسمیہ

نہاورد	دارالمؤلفین مطبع قاسمی دیوبند	نہاورد	مرتب کا نام درج نہیں
--------	-------------------------------	--------	----------------------

➤ مکتوبات اکابر دیوبند

۱۳۰۰ھ	معراج کتب ڈیوبند	۱۳۶۹ھ	منشی نورالحق عثمانی دیوبندی
-------	------------------	-------	-----------------------------

➤ جیون چر ترسوامی دیا نند سر سوئی

۱۸۹۷ء	اشیم پریس، لاہور		جامع الکھرام آریہ مسافر مرتبہ کشمیں
-------	------------------	--	-------------------------------------

حضرت مولانا کے مکتوب الیہ اصحاب اور ان کے نام خطوط کے مندرجات کی فہرست

۳۶۲۳۲ ص	سر سید کے عقائد و نظریات کا رد	تصفیہ العقائد	سر سید احمد خان	۱	۱
---------	--------------------------------	---------------	-----------------	---	---

۲	۱	مولانا سید ابوالصور دہلوی (نام فہن مناظرہ)	تذکرہ مولانا حسن نانوتوی محمد ایوب قادری، بحوالہ بین الچین مرتبہ سید مہدی حسن ۳۳۴ تا ۳۳۵ طبع فاروقی دہلی	ص ۶۱ تا ۶۲ کراچی (۱۹۹۱ء)
۳	۲	مولانا احمد حسن امروہوی	قاسم العلوم مکتوب ۵ شماره ۲ دودھ بخش کی تطبیق میں	ص ۳۳۱
۴	۳	ایضاً	مکتوب ۸ شماره ۲	ص ۵۱ تا ۵۵
۵	۴	ایضاً	فرائد قاسم	ص ۱۶۹ تا ۱۷۳
۶	۵	ایضاً	ایضاً	ص ۱۶۹ تا ۱۷۲
۷	۷	ایضاً	اسرار قرآنی	ص ۱۸ تا ۲۵
۸	۸	ایضاً	مصباح الترویج	ص ۳ تا ۸۳
۹	۱	حافظ مولوی احمد سعید	مکتوبات قاسمی قلمی بلسلہ جنگ روس و ترکی اور ضرورت حمایت ترکی	
۱۰	۱	مولوی الہی بخش	انتباہ المؤمنین تحقیق حدیث عن علی: قبل بارسول اللہ من تو مریعدک قال ان تو مروا ابابکر	ص ۳ تا ۲۱
۱۱	۱	حاجی امداد اللہ مہاجر کی	ذاتی حالات نیز اپنے اور حضرت حاجی صاحب کے رشتہ داروں متعلقین نیز اپنے حالات اور اپنے قصبات کا تذکرہ اور اپنے بعض تلامذہ کا تعارف	
۱۲	۳	ایضاً	ذاتی حالات وغیرہ	

۱۳	۳	ایضاً		ایضاً	
۱۴	۴	ایضاً		ایضاً	
۱۵	۵	ایضاً		ایضاً	
۱۶	۶	ایضاً		ایضاً	
۱۷	۷	ایضاً		ایضاً	
۱۸	۸	ایضاً		ایضاً	
۱۹	۹	ایضاً		ایضاً	
۲۰	۱۰	ایضاً		ایضاً	
۲۱	۱۱	ایضاً		ایضاً	
۲۲	۱	خلیفہ بشیر احمد دیوبندی	مکتوبات قاسمیہ	ذاتی حالات اور تربیت	ص ۳۳۲
۲۳	۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۳
۲۴	۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۴
۲۵	۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۵۲۳
۲۶	۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۶۲۵
۲۷	۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۶
۲۸	۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۷
۲۹	۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۸
۳۰	۱	مولوی بشیر احمد مرآۃ الہادی	لطائف قاسمیہ	رہمن کی زمین سے جو فائدہ اٹھایا وہ سود ہے یا نہیں	ص ۲۰ تا ۱۹
۳۱	۱	مولوی جمال الدین	جمال قاسمی	تحقیق وحدت الوجود والاشہود	ص ۸ تا ۳
۳۲	۲	ایضاً	ایضاً	سمع موتی کی تحقیق	ص ۱۶ تا ۸

۱۶۹ تا ۱۶۳ ص	ممانعت مباشرت با زن حاکمہ تحقیق و ترجمہ در رمضان	فراند قاسم	مولوی حمید الدین	۱	۳۳
۲۳ تا ۶ ص	تحقیق الکرک والایزاء	الحظ المقوم من قاسم العلوم	مولوی حکیم رحیم اللہ بجنوری	۱	۳۴
۲۷ تا ۳۵ ص	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲	۳۵
۵۲ ص	ذاتی	ایضاً	شاہ رفیع الدین دیوبندی	۱	۳۶
۵۲ تا ۵۲۱ ص	بسطہ مناظرہ رژی	چون چتر سوامی دیانند سرسوتی	سوامی دیانند سرسوتی	۱	۳۷
۵۲۸ ص	ایضاً		ایضاً	۲	۳۸
۵۳۳ تا ۵۲۹ ص	ایضاً		ایضاً	۳	۳۹
۵۴۰ تا ۵۳۵ ص	ایضاً		ایضاً مع ضمیمہ	۴	۴۰
۵۵۰ تا ۵۴۹ ص	ایضاً		ایضاً	۵	۴۱
۵۵۰ ص	ایضاً		ایضاً	۶	۴۲
۵۵۲ تا ۵۵۱ ص	ایضاً		ایضاً	۷	۴۳
۵۵۲ ص	ایضاً		ایضاً	۸	۴۴
۵۲۱ تا ۵۲۰ ص	ایضاً		سوامی دیانند کے جواب میں مناظرہ کا اشتہار	۹	۴۵
۵۳ ص	ارشاد تربیت و سلوک	مکتوبات اکابر دیوبند	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	۱	۴۶
۵۳ تا ۵۳ ص	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲	۴۷
۵۵ تا ۵۴ ص	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۳	۴۸
۹۳ تا ۶۵ ص	تقوی علم اور عمل کی تحقیق و ترتیب	فراند قاسم	حکیم ضیاء الدین داپوری	۱	۴۹

۶۴۴۴ ص	در بیان کیفیت مباحثہ با حامد حسن	فیوض قاسمیہ	ایضاً	۲	۵۰
۳۹۴۳۳ ص	در تحقیق معنی بدعت و سنت	ایضاً	ایضاً	۳	۵۱
۵۹۴۵۳ ص	تحقیق نفس	ایضاً	ایضاً	۴	۵۲
۴۱ ص	در باب عمل کشائش رزق و ادائے دین	لطائف قاسمیہ	مرزا عالم بیگ مراد آبادی	۱	۵۳
۲۲۴۴۱ ص	در باب علاج ہوس دنیا	ایضاً	ایضاً	۲	۵۴
۲۵۴۱۷ ص	در جواب تحقیق وراثت	فیوض قاسمیہ	مولوی عبدالحق (مظفر گری)	۱	۵۵
۱۳۴۶ ص	در اثبات تراویح بیدار لاک عقلی و براین نقلی	لطائف قاسمیہ	عبدالرحیم	۲	۵۶
۳۸۴۳۳ ص	اللہ تعالیٰ کے نظام میں تقسیم کاری ایک وجہ	مکتوب قاسمی قاسمی	ایضاً	۳	۵۷
۵۲۴۵۱ ص	اپنے مشائخ کو اپنے قریب جاننا اور ان کا تصور کرنا لفظ ہے	فیوض قاسمیہ	سکیم عبدالصمد	۱	۵۸
۳۸۴۳۸ ص	افضلیت محمدی از آیت ولکن رسول اللہ	مکتوبات قاسمی قاسمی	حافظ عبدالعدل چلتی	۱	۵۹
۱۹۹۴۱۹ ص	بلسلہ مناظرہ	فرانکہ قاسمیہ	مولانا عبدالحزیر امروہوی	۱	۶۰
۷۰۴۳۵ ص	بلسلہ تحقیق مباحثہ تحذیر الناس	مناظرہ عجیبہ	ایضاً	۲	۶۱
۸۶۴۷۶ ص	بلسلہ تحقیق مباحثہ	ایضاً	ایضاً	۳	۶۲
۱۰۵۴۹۲ ص	تحذیر الناس	ایضاً	ایضاً	۴	۶۳
۱۰۶۴۱۰۵ ص		ایضاً	ایضاً	۵	۶۴

۶۵	۱	مرزا عبدالقادر	لطائف قاسمیہ	ذاتی، بموقع سفر حج درخواست دعاء	ص ۲۱۵۲۰
۶۶	۲	ایضاً	اسرار قرآنی	در بیان معنی بیت مثنوی شریف	ص ۲۹۵۲۵
۶۷	۱	مولوی عبدالقادر بدایونی	تویر البحر اس قلمی	تخذیر الناس پر اعتراض کے جواب	ص ۹۸۵۳۹
۶۸	۱	مولوی عبداللطیف	فیوض قاسمیہ	مسئلہ علم غیب	ص ۵۱۵۵۰
۶۹	۱	مولوی عبداللہ	فیوض قاسمیہ	قلب کو بائیں رکھنے کی حکمت	ص ۳۳۵۳۳
۷۰	۱	مولانا فخر الحسن گنگوہی	قاسم العلوم مکتوب ۹ شمارہ ۴	در تحقیق و اثبات شہادت حسین	ص ۱۷۵۱۱
۷۱	۲	ایضاً	ایضاً مکتوب ۱۰ شمارہ ۴	جواب استدالات علامہ طوسی در بیان امامت	ص ۱۹۵۲۱
۷۲	۳	ایضاً	ایضاً مکتوب ۱۱ شمارہ ۴	در بیان معنی حدیث: من يعرف ايام زمانه فقد مات	ص ۱۷۵۱۷
۷۳	۴	ایضاً	ایضاً	تحقیق کلی متکرر النوع ومثبات بالکفریر	ص ۱۵۷۵۱۵۳
۷۴	۵	ایضاً	ایضاً	در تحقیق واسطی فی العروض	ص ۱۶۱۵۱۵۷
۷۵	۱	مولانا فدا حسین	ایضاً مکتوب ۳ شمارہ ۲	در تحقیق ما اهل به لغیر اللہ والایضاح معنی قید عند الذبح	ص ۲۵۵۱۱
۷۶	۱	مولوی قاسم علی بیک	فیوض قاسمیہ	در جواب بعض شبہات شیعان	ص ۱۷۵۱۰
۷۷	۱	میاں نجی گھسا	تصفیۃ العقائد	عقائد نظریات سر سید احمد	ص ۳۹۵۳۶

۱۳۷۳۱۲۳ ص	امکان و اختراع نظیر	فرائد قاسم	قاضی محمد اسماعیل شنگوری	۱	۷۸
۲۵۱ ص	در جواب شبہات مجددان بر معجزہ	قاسم العلوم مکتوب ۷ شماره ۳	مولانا محمد حسین بٹالوی	۱	۷۹
۳۳۵۳۲ ص	تصور شیخ	فیوض قاسم	مولوی محمد اسم مراد آبادی	۱	۸۰
۵۵۲ ص	در اثبات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لطائف قاسم	مولوی محمد صدیق مراد آبادی	۱	۸۱
۱۹۳۱۸ ص	در فضیلت علم	ایضاً	ایضاً	۲	۸۲
۱۰ تا ۲ ص	در معنی بعض آیات شریفہ	اسرار قرآنی	ایضاً	۳	۸۳
۱۳ تا ۱۰ ص		ایضاً	ایضاً	۳	۸۳
۳۵ ص		ماہنامہ الفرقان مارچ ۱۹۷۶	مولوی محمد صدیق و مولوی شمس الدین	۱	۸۵
۳۶ ص	ایضاً	ایضاً	ایضاً	۲	۸۶
۳۳۵۲۵ ص	تحقیق حکم جمعہ	فیوض قاسم	میر محمد صادق مدراسی	۱	۸۷
۲۸۵۲۲ ص	در باب تحقیق حکم جمعہ	لطائف قاسم	ایضاً	۳	
۱۷۹۳۱۷۲ ص	در جواب اعتراض اہل تشیع	فرائد قاسم	صاحب محمد عابد دیوبندی	۱	۸۸
۳۲۵۵ ص	عقائد و نظریات سرسید احمد خاں	تصفیۃ العقائد	پیر جی محمد عارف	۱	۸۹
۳۸۵۱ ص	در جواب شبہ بعض فضلاء کہ در بارہ عدم مملوکیۃ فذک در رسالہ ہدیۃ الشیعہ	قاسم العلوم مکتوب ۷ شماره ۱	مولانا محمد فاضل چلتقی	۱	۹۰
۸۵۱ ص	تحدیر الناس پر اعتراضات کے جوابات	تنویر النہر اس قلمی	مولانا محمد علی چاند پوری	۱	۹۱

۹۲	۱	مولانا محی الدین خاں مراد آبادی	قاسم العلوم مکتوب نمبر ۲، شمارہ نمبر ۱	در شرح حدیث ابی رزین قال فأت یا رسول اللہ این کائن وینا قبل ان یخلق	ص ۳۶۴
۹۳	۱	فشی ممتاز علی میرمنی	مکتوبات قاسمی قلمی	ذاتی سلسلہ جوابات مولانا محمد علی وغیرہ	ص ۳۸ تا ۵۲ (۱)
۹۳	۱	مولانا منصور علی خاں مراد آبادی	فراند قاسمیہ	در معنی شعر: من آں وقت	ص ۱۸۳ تا ۱۷۹
۹۵	۱	مولانا نصر اللہ خویہ شکی	فراند قاسمیہ	تقلید کی بحث	ص ۹۶ تا ۹۳
۹۶	۲	ایضاً	فیوض قاسمیہ	حکم ایمان کفر یذیر	ص ۳۵۵ تا ۳۳۳
۹۷	۱	مولانا محمد یعقوب نانوتوی	اجوبہ اربعین	شیعوں کے اٹھائیس سوالات کے جوابات	ص ۱۰ تا ۱
۹۸	۱	مولانا محبوب علی مراد آبادی	مکتوبہ ۲۶ / جمادی الثانی ۱۲۸۵ھ مطبوعہ ماہنامہ الفرقان مارچ ۱۹۷۶ء	ذاتی احوال و متعلقات	ص ۳۵۵ تا ۳۴۳

وہ خطوط جن پر مکتوب الیہ کا نام درج نہیں اور دوسرے ذرائع سے بھی ان کی تحقیق نہیں ہوتی

۹۹	۱	بلا نام مکتوب الیہ	مکتوبات قاسمی قلمی	قرآن کی آیت المؤمنین کی تحقیق	ص ۳ تا ۱
۱۰۰	۲	ایضاً	فراند قاسمیہ	(جواب اعتراضات پادریان) برقہ نکاح کی حکمت	ص ۱۰۳ تا ۱۲۳
۱۰۱	۳	ایضاً	ایضاً	تحقیق مال حرام و کراہت آں	

۱۵۳۵۱۳۷	در تحقیق قرأت فاتحہ خلف الامام	ایضاً	ایضاً	۴	۱۰۲
۱۹۵۵۱۸۳	اشارات اجمالیہ بحث امکان نظیر	ایضاً	ایضاً	۵	۱۰۳
۱۹۷۵۱۹۵	مناظرہ نہ کرنے پر تبصرہ	ایضاً	ایضاً	۶	۱۰۴
۳۵۱	تحقیق آنکہ شیعوں و خوارج مومن اند نہ کافر	فیوض قاسیہ	ایضاً	۷	۱۰۵
۴۰۵۳۵	متعلقہ نذریناں وغیرہ	ایضاً	ایضاً	۸	۱۰۶
۴۳۵۴۰	وجہ جہر قرأت در سہ نماز	ایضاً	ایضاً	۹	۱۰۷
۱۸۵۱۲	در جواب بعض شبہات بر آیت خالدين فيهما دامت السموات والارض	اسرار قرآنی	ایضاً	۱۰	۱۰۸
۳۳۵۴۳	احکام وضو پر پادریوں کے اعتراضات کے جوابات	مکتوبات قاسمی قلمی	ایضاً	۱۱	۱۰۹
۱۰۵۱۱	در معصومیت انبیاء علیہم السلام	قاسم العلوم مکتوب ۴ شمارہ	ایضاً	۱۲	۱۱۰

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی کے مطبوعہ مکتوبات کی فہرست حسب ترتیب مضامین
چند آیات کی تفسیر اور متعلقات مباحث

نمبر شمار	مضمون مکتوب	کتاب	زبان	صفحات
۱	در معنی بعض آیات شریفہ	اسرار قرآنی	فارسی	ص ۲ تا ۱۰

۲	در جوابات بعضی شبہات بر خصال الدین فیہا مادامت السموات والارض	ایضاً	ایضاً	ص ۱۸۴۱۰
۳	تفسیر فہل نحازی الا الکفور	ایضاً	ایضاً	ص ۲۵۴۱۸
۴	المومنین کی تحقیق	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص ۳۰۴۱۱
۵	ولکن رسول اللہ سے افضلیت محمدی کا ثبوت	ایضاً	فارسی	ص ۳۸۴۳۸

چند احادیث شریفہ کے متعلق سوالات کے جوابات اور تحقیق

۱	تحقیق و مطالب حدیث قبل یا رسول اللہ من نومر بعدک	انتہاء المومنین	فارسی	ص ۲۱۴۲
۲	شرح مطالب حدیث ابن کان و بنا قبل ان یخلق الخلق	قاسم العلوم مکتوب ۲، شماره ۱	فارسی	ص ۳۶۴۱۸
۳	تحقیق و مطالب من لم یعرف امام زمانہ مات	قاسم العلوم مکتوب ۱۱، شماره ۴	فارسی	ص ۷۴۱۷
۴	روحانیوں میں تطبیق: المکاتب عبد مابقی علیہ من مکتبہ درہم (ابوداؤد) اذا اصاب المکاتب حدا او میراثا ورت بحساب ماعتق (ابوداؤد)	قاسم العلوم مکتوب ۵، شماره ۲	فارسی	ص ۳۳۴۱۳
۵	تحقیق حدیث قشابہ کان فی عماء	فراند قاسمیہ	فارسی	ص ۱۶۳۴۱۶۱

فقہی مباحث اور متعلقات فقہ

۱	وضو کی حکمتیں (اسرار الطہارۃ)	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص ۳۳۴۳۳
۲	تحقیق قرأت فاتحہ خلف الامام	فراند قاسمیہ	فارسی	ص ۱۵۳۴۱۳۷
۳	وجہ ہر قرأت در رسم نماز	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص ۳۳۴۳۰

۴۸۵۲۲ ص	فارسی	لطائف قاسمیہ	۴ جمعہ کے احکام اور تحقیق
۸۴۵۲ ص	فارسی	مصالح التراویح	۵ اثبات بست رکعات تراویح
۱۳۵۶ ص	فارسی	لطائف قاسمیہ	۶ اثبات تراویح بدلائل عقلی و نقلی
۱۶۹۵۱۶۶ ص	فارسی	فرائد قاسمیہ	۷ تحقیق وتر بجماعت در رمضان
۱۷۴۵۱۶۹ ص	فارسی	فرائد قاسمیہ	۸ مابہ الفرق حقیقت سرکہ و غضب
۱۶۵۵۱۶۴ ص	فارسی	فرائد قاسمیہ	۹ وجہ ممانعت مباشرت باذن عائضہ
۲۰۵۱۹ ص	اردو	لطائف قاسمیہ	۱۰ رہن کی زمین سے جو فائدہ اٹھایا جائے وہ سود ہے یا نہیں
۳۵۵۱ ص	فارسی	قاسم العلوم مکتوب ۸ شمارہ ۳	۱۱ عدم جواز سود گرفتن در ہندوستان
۱۲۳۵۱۰۲ ص	اردو	فرائد قاسمیہ	۱۲ مال حرام اور اس کی گندگی
۳۸۵۳۳ ص	اردو	مکتوبات قاسمیہ	۱۳ اللہ تعالیٰ کے نظام میں تقسیم کار کی حکمت
۹۳۵۶۵ ص	اردو	فرائد قاسمیہ	۱۴ تقویٰ علم اور عمل کی تربیت اور مدارج
۱۹۵۸۱ ص	فارسی	لطائف قاسمیہ	۱۵ در فضیلت علم
آخر میں	فارسی	مکتوبات قاسمیہ قلمی	۱۶ روس اور ترکی کے جنگ کے وقت مسلمانوں کی ذمہ داری اور ملی دینی فریضہ

تصوف

۸۵۳ ص	اردو	جمال قاسمی	۱ تحقیق وحدت الوجود المشہور
۳۳۵۳۲ ص	فارسی	فیوض قاسمیہ	۲ مسئلہ تصور شیخ
۳۳۵۳۳ ص	اردو	فیوض قاسمیہ	۳ قلب کو بائیں طرف رکھنے کی حکمت

عقائد اور متعلقہ مباحث

۲۰۵۳۵ ص	اردو	فیوض قاسمیہ	۱ متعلقہ نذر بتاں وغیرہ
---------	------	-------------	-------------------------

۲	تحقیق ما اهل بہ لغیر اللہ	قاسم العلوم مکتوب ۳ شمارہ ۲	فارسی	ص ۴۵۲۱
۳	در اثبات حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم	لطائف قاسمیہ	اردو	ص ۵۲۲
۴	تحقیق مباحثہ تحذیر الناس (امکان نظیر) (جوابات مکتوب مولانا عبدالعزیز امر دہوی)	مناظرہ صحیحیہ	اردو	ص ۷۰۳۳۵
۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۸۶۳۷۶
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۱۰۵۲۹۴
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۱۰۶۳۱۰۵
۸	اشارات اجمالیہ بحث امکان نظیر	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص ۱۹۵۲۱۸۴
۹	تحذیر الناس پر مولانا محمد علی چاند پوری کے اعتراضات کے جوابات	تنویر النہر اس	اردو	ص ۳۸۲۱
۱۰	تحذیر الناس پر مولوی عبدالقادر بدایونی کے اعتراضات کے جوابات	تنویر النہر اس	اردو	ص ۹۸۲۳۹
۱۱	معصومیت انبیاء اور تحقیق کلی طبعی	قاسم العلوم مکتوب ۳ شمارہ ۲	فارسی	ص ۳۲۲۱
۱۲	در جواب شبہات ثبوت نبوت از معجزات	قاسم العلوم مکتوب ۷ شمارہ ۳	فارسی	ص ۳۲۲۱
۱۳	مسئلہ علم غیب	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص ۵۱۳۵۰
۱۴	اپنے مشائخ کو اپنے قریب جاننا غلط ہے حاضر و ناظر جاننا صحیح نہیں	فیوض قاسمیہ	اردو	ص ۵۳۲۵۱
۱۵	تحقیق مزید بر سماع موتی	جمال قاسمی	اردو	ص ۱۶۳۸
۱۶	ایمان و کفریزید	فیوض قاسمیہ	اردو	ص ۳۵۲۳۳

شیعوں کے عقائد اور اعتراضات کی تردید

۱	در تحقیق آل کہ شیعہ و خوارج مومن اند نہ کافر	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص ۴۳۱۱
۲	کیفیت مباحثہ بامولوی حامد حسین لکھنوی	ایضاً	فارسی	ص ۶۲۴

۳	در جواب اعتراضات اہل تشیع	فرائد قاسمیہ	فارسی	ص ۱۷۲ تا ۱۷۹
۴	در جواب شبہ شیعیان	فیوض قاسمیہ	فارسی	ص ۱۰ تا ۶
۵	در جواب بعض شبہات شیعہ	ایضاً	فارسی	ص ۱۷ تا ۱۰
۶	در تحقیق و راشت	ایضاً	فارسی	ص ۲۵ تا ۱۷
۷	جواب شبہ بعض فضلاء و عدم ملوکیت فدک	قاسم العلوم مکتوب اشارہ ۱	فارسی	ص ۱۸ تا ۱
۸	جواب استدلالات علامہ طوسی ، در بارہ امامت و بیان معنی اختلاف امتی	قاسم العلوم مکتوب اشارہ ۴	فارسی	ص ۱۹ تا ۱
۹	شیعوں کے ۲۸ سوالات کے جوابات	اجوبہ اربعین حصہ اول	اردو	ص ۹۸ تا ۱۰
۱۰	شیعہ علماء سے بیالیس سوالات (حضرت مولانا نانوتوی کی طرف سے)	ایضاً	ایضاً	ص ۱۰۱ تا ۸۰۱
۱۱	جوابات اعتراضات پادریاں	فرائد قاسمیہ	ایضاً	ص ۹۷ تا ۱۰۴

تقلید اور بدعت کی تحقیق

۱	تقلید کی بحث	فرائد قاسمیہ	اردو	ص ۹۷ تا ۹۳
۲	تحقیق تقلید و تراویح اور ضاد کا مخرج	تصفیۃ العقائد	ایضاً	ص ۲۳۳ تا ۳۶
۳	در تحقیق بدعت و سنت	فیوض قاسمیہ	اردو	ص ۴۹ تا ۴۳

سر سید احمد کے دینی خیالات اور مذہبی تفردات پر نظر

۱	مکتوب بنام پیر جی محمد عارف	تصفیۃ العقائد	اردو	ص ۲۹ تا ۵
۲	مکتوب بنام سر سید احمد خاں	ایضاً	اردو	ص ۳۳ تا ۲۹

متفرقات

۱	در تحقیق نفس	فیوض قاسمیه	فارسی	۵۹۳۵۳
---	--------------	-------------	-------	-------

ادب

۱	در معنی شعر: بمن آں وقت	فرانده قاسمیه	فارسی	۱۸۳۳۱۷۹ ص
۲	در معنی بیت مثنوی: زنده معشوق است و عاشق مرده	اسرار قرآنی	فارسی	۱۸۳۱۶ ص
۳	در معنی بیت مثنوی شریف	اسرار قرآنی	ایضاً	۲۹۳۲۵ ص

علمی فنی اصطلاحات اور مباحث

۱	تحقیق کلی متکرر انواع و مثنیات بالقریر	فرانده قاسمیه	فارسی	۱۵۷۳۱۵۳ ص
۲	در تحقیق واسطه فی العروض	ایضاً	فارسی	۱۶۱۳۱۵۷ ص
۳	تحقیق المركب والا جزاء	الخط المقسوم	عربی	۲۳۳۶ ص

ذاتی

۱	بنام حاجی امداد اللہ مہاجر گئی	مجموعہ مکتوبات	فارسی	کل ۹ صفحات
۲	ایضاً	اکابر	ایضاً	ایضاً
۳	ایضاً	قلمی	ایضاً	ایضاً
۴	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۹	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً

۱۰	ایضاً	مجموعہ مکتوبات اکابر (قلمی)	ایضاً	ایضاً
۱۱	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۱۲	ممتاز علی میرٹھی	مکتوبات قاسمی قلمی	اردو	ص ۵۲ تا ۴۸
۱	مرزا عبدالقادر بیگ مراد آبادی (بموقع سفر حج موصوف)	لطائف قاسمیہ	اردو	ص ۲۱ تا ۲۰
۱	شاہ رفیع الدین مہتمم مدرسہ (دیوبند)	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص ۵۳ تا ۵۲
۱	مولانا حکیم رحیم اللہ بجنوری	الخط المقسوم	عربی	ص ۲۵ تا ۲۷
۱	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	۵۳
۲	شیخ ضیاء الحق دیوبندی	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص ۵۳ تا ۵۳
۳	ایضاً	مکتوبات اکابر دیوبند	اردو	ص ۵۵ تا ۵۴
۴	در باب عمل کشائش رزق و ادائے دین	لطائف قاسمیہ	اردو	ص ۲۲ تا ۲۱
۵	در علاج ہوس دنیا	لطائف قاسمیہ	اردو	ص ۲۱
۱	خلیفہ بشیر احمد صاحب دیوبند	مکتوبات قاسمیہ	فارسی	ص ۳۲ تا ۳۱
۲	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۳۳ تا ۳۲
۳	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۴
۴	ایضاً	ایضاً	اردو	ص ۵۲ تا ۵۱
۵	ایضاً	ایضاً	فارسی	ص ۶۵ تا ۶۴
۶	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۷۶ تا ۷۵
۷	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۷
۸	ایضاً	ایضاً	ایضاً	ص ۸۷ تا ۸۶
۹	مولانا سید ابوالمنصور دہلوی امام فن مناظرہ	تذکرہ مولانا محمد احسن نانوتوی از محمد ایوب قادری	اردو	ص ۶۱ تا ۶۲

۶۲ تا ۶۱ ص	اردو	تذکرہ مولانا محمد احسن نانوتوی از محمد ایوب قادری	۹	مولانا سید ابوالمصور دہلوی امام فن مناظرہ
	فارسی مع اردو ترجمہ	ماہنامہ الفرقام لکھنؤ مارچ ۶۷ء	۱۰	مولانا محمد صدیق احمد مرآۃ آبادی و شمس مرآۃ آبادی

ذاتی مگر مباحثہ و مناظرہ سے متعلق

۱۹۷ تا ۱۹۵ ص	فارسی	فرائد قاسمیہ	۱	مناظرہ کرنے سے انکار کا تذکرہ و شکریہ
۱۹۹ تا ۱۹۷ ص	فارسی	فرائد قاسمیہ	۲	بہ سلسلہ مناظرہ مولانا عبدالعزیز امر وہوی
۵۲۲ تا ۵۲۱ ص	اردو	جیون چتر سوامی دیانند	۳	بنام سوامی دیانند سرسوتی بہ سلسلہ مناظرہ رڑکی
۵۲۸ ص	ایضاً	ایضاً	۴	ایضاً
۵۳۳ تا ۲۲۹ ص	ایضاً	ایضاً	۵	ایضاً
۵۴۰ تا ۵۳۵ ص	ایضاً	ایضاً	۶	ایضاً مع ضمیمہ
۵۵۰ تا ۵۴۹ ص	ایضاً	ایضاً	۷	ایضاً
۵۵۰ ص	ایضاً	ایضاً	۸	ایضاً
۵۵۲ تا ۵۵۱ ص	ایضاً	ایضاً	۹	ایضاً
۵۵۴ ص	ایضاً	ایضاً	۱۰	ایضاً
۵۲۱ تا ۵۲۰ ص	ایضاً	ایضاً	۱۱	سوامی دیانند سرسوتی کے جواب میں مناظرہ کا اشتہار